



إِنَّ إِلَيْنَا أَيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ

یقیناً ہماری طرف ہی انکلووٹ کر آتا ہے پھر بیٹک ہمارے ہی ذمہ ان سے حساب لینا ہے۔

## تفسیر ابن کثیر

علامہ عبدالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گردھی

### الغاشیة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف سورت:

یہ حدیث پہلے گزر پچھلی ہے کہ رسول اللہ سبھ اسم اور غاشیہ کو تمازعیدین اور جمع میں پڑھتے تھے۔

موطا امام مالک میں ہے کہ جمود کے دن پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسرا میں ہل اتک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

صحیح مسلم ابن ماجہ اور نسائی میں بھی یہ حدیث ہے۔

هَلْ أَنَّكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (١)

کیا تجھے بھی چھپائیں والی قیامت کی خبر پہنچی ہے۔

## قیامت ڈھانپنے والی ہے:

غاشیہ قیامت کا نام ہے اس لیے کہ وہ سب پر آئے گی سب کو گھیرے ہوئے ہو گی اور ہر ایک کو ڈھانپ لے گی۔ ابی ابن حاتم میں ہے کہ رسول اللہؐ کہیں جا رہے تھے کہ ایک عورت کی قرآن پڑھنے کی آواز آئی، آپ کھڑے ہو کر سننے لگے۔ اس نے یہی آیت ہل ایک پڑھی یعنی کیا تیرے پاس ڈھانپ لینے والی قیامت کی بات پتچی ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: باں میرے پاس پہنچ پچھی ہے۔

## وُجُوهٗ يَوْمَئِدِ خَاصِعَةٍ (۲)

اس دن بہت سے چہرے ذلیل

## عَالِمَةٌ نَاصِيَةٌ (۳)

اور مصیبت کے مارے خستہ حال ہوں گے۔

## نَصْلُى نَارًا حَامِيَةٌ (۴)

وہ حقیقی ہوئی آگ میں جائیں گے

اس دن بہت سے لوگ ذلیل چہروں والے ہوں گے پتی ان پر برس رہی ہو گئے اعمال غارت ہو گئے اور بڑے بڑے اعمال کے تجھخت تکلینیں اٹھائی تھیں وہ آج بھڑکتی ہوئی آگ میں واغل ہو گئے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ایک خانقاہ کے پاس سے گزرے وہاں کے راہب کو وازوی وہ حاضر ہوا، آپ اس کو دیکھ کر روشنیے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت کیا بات ہے؟ تو فرمایا سے دیکھ کر یہ آیت یاد گئی کہ عبادت ریاضت کرتے ہیں لیکن اخراج ہم میں جائیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس سے مراد نظر انی ہیں۔

## ثُسْقٍ مِنْ عَيْنِ آنِيَةٍ (۵)

اور نہایت گرم چشے کا پانی انکو پالایا جائے گا،

## لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرَبِ (۶)

ان کے لیے سوائے کانے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہو گا۔

## لَا يُسْمِنُ وَكَلَيْغُنِي مِنْ جُوعٍ (۷)

جو نہ بد ان بڑھائے گا نہ بھوک مٹائے گا۔

حکمر مدد اور سدی فرماتے ہیں کہ دنیا میں گناہوں کے کام کرتے رہے اور آخونت میں عذاب کی اور مارکی تکلیفیں برداشت کریں گے۔ یہ سخت بھڑکنے والی جلتی تہقیق آگ میں جائیں گے جہاں سوائے ضریح (کامیٹے دار درخت) کے اور پچھوکھانے کو نہ ملے گا۔ یہ آگ کا درخت ہو گا، جہنم کا پھر ہو گا۔ یعنور کی عقلیں ہو گی اس میں زہر میلے کا نٹوں دار پھل لگے ہوں گے یہ بدترین کھانا ہو گا اور نہایت ہی برا ہو گا کانہ بدن بڑھائے گا اور نہ بھوک مٹائے گا اور نہ نقصان دور ہو گا۔

---

### نیکیوں پر انعامات:

اوپر چونکہ بدکاروں کا بیان اور انکے عذابوں کا ذکر ہوا تھا تو بیہان نیک کاروں کا اور انکے ثوابوں کا بیان ہو رہا ہے۔

### وُجُوهٗ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (۸)

بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور آسودہ حال ہوں گے

### إِسْعِيَهَا رَاضِيَةٌ (۹)

اپنے اعمال سے خوش ہوں گے

### فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (۱۰)

بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے

### لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةٌ (۱۱)

جهان کوئی بیہودہ بات کان میں نہ پڑے گی۔

تو فرمایا کہ اس دن بہت سے چہرے ایسے بھی ہوں گے جن پر خوشی کے اور آسودگی کے آثار ظاہر ہوں گے یہاں پہنچے اعمال سے خوش ہوں گے جنتوں کے بلند و بالا خانوں میں ہوں گے جس میں کوئی افسوس بات کان میں نہ پڑے گی۔

جیسے فرمایا:

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغُوا إِلَّا سَلَمًا

(19:62)

اس میں سوائے سلامتی اور سلام کے کوئی بڑی بات نہ شنسیں گے۔

اور فرمایا:

لَا لَغُوٌ فِيهَا وَلَا ثَأْثِيمٌ

(52:23)

ناس میں بیہودگی ہے نہ گناہ کی باتیں۔

اور فرمایا:

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا ثَلِثِيًّا - إِلَّا قِيلًا سَلَماً سَلَماً

(56:25-26)

ناس میں فضول کوئی نہیں گے نہ بدہاتیں سوائے سلام ہی سلام کے اور پچھنہ ہوگا۔

**فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ (۱۲)**

جہاں چشے جاری ہوں گے

اس میں بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔

یہاں تکہ اثبات کے سیاق میں ہے ایک ہی نہر مراد نہیں بلکہ جس نہر مراد ہے یعنی نہریں بہتی ہوں گی۔

رسول اللہ فرماتے ہیں،

أَهَارُ الْجَنَّةَ تَقْرَجُّ مِنْ تَحْتِ تَلَالٍ أَوْ مِنْ تَحْتِ جَبَالِ الْمِسْكِ

جنت کی نہریں مسک کے پہاڑوں اور مسک کے تلاؤں سے نکلی ہیں۔

**فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ (۱۳)**

اور اونچے اونچے تخت ہوں گے

اس میں اونچے اونچے بلندہ بالاتخت ہیں جن پر بہترین فرش ہیں اور انکے پاس سوریں بیٹھی ہوئی ہیں کوئی تخت بہت اونچے اور شناخت والے ہیں لیکن جب یہ اللہ تعالیٰ کے دوست ان پر بیٹھنا چاہیں گے تو وہ جھک جائیں گے۔

**وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ (۱۴)**

اور بخورے رکھے ہوئے ہوں گے

شراب کے بھر پور جام اور حزادہ قریبے سے پھٹے ہوئے ہیں جو چاہئے جس قسم کا چاہئے جس مقدار میں چاہئے لے اور لے لے۔

**وَنَمَارقُ مَصْفُوفَةٌ (۱۵)**

اور ایک قطار میں لگے ہوئے نکیے ہوں گے

**وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ (۱۶)**

اور محملی مسند میں پھیلی پڑی ہوں گی۔

اور نکیے ہیں ایک قطار میں لگے ہوئے اور اوزار اور بہترین بستر۔ اور فرش با قاعدہ بچھے ہوئے ہیں۔

اہن ماجہ میں حدیث ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں:

کوئی ہے جو تمدن چڑھائے جنت کی تیاری کر لے اس جنت کی جس کی لمبائی چوڑائی بے حساب ہے رب کعبہ کی قسم وہ ایک پیمکتا ہوا نور ہے وہ ایک لمبھاتا ہوا سبزہ ہے وہ بلند والا مخلوق ہے وہ بہتی ہوئی نہیں ہیں وہ بکثرت ریشمی طے (بہشتمی لباس) ہیں وہ پکے پکائے تیار عمدہ پچل ہیں وہ بیکھنی والی جگہ ہے وہ سراسر میوه جات سبزہ راحت اور فتحت ہے وہ تروتازہ بلند والا جگہ ہے۔

سب لوگ بول اٹھجے کہ ہم سب اسکے خواہ شدید ہیں۔ اور اسکے لیے تیاری کریں گے۔

فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعین نے انشاء اللہ کہا۔

کیا منکرین اللہ کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے:

### أَفَلَا يَنْظَرُونَ إِلَى الْأَيَّلِ كَيْفَ خَلَقْتُ (۱۷)

کیا یہ اونتوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسکی مخلوقات پر تدبیر کے ساتھ نظریں ڈالیں اور دیکھیں کہ اسکی بے انتہا قدر رست ان میں سے ہر ہر چیز سے اس طرح خاہر ہوتی ہے اسکی پاک ذات پر ہر ہر چیز کس طرح دلالت کر رہی ہے اونکو ہی دیکھو کہ کس عجیب و غریب ترکیب اور بیعت کا ہے کتنا مغبوط اور قوی ہے اور باوجود اسکے کس طرح نرمی اور آسانی سے بوجھ لا دلیتا ہے اور ایک پچھے کے ساتھ بھی کس طرح اطاعت گزار بن کر چلتا ہے اسکا گوشت بھی تھمارے کھانے میں آتا ہے اسکے بال بھی تھمارے کام آتے ہیں اسکا دو دھم پیتے ہو اور طرح طرح کے فائدے انجانتے ہو۔

سب سے پہلے اس لیے بیان کیا گیا کہ عموماً عرب کے ملک میں اور عربوں کے پاس یہی جانور تھاں اس جانور کی طرف خاص طور پر توجہ اس لیے ڈالی گئی ہے کہ اسکے کھانے پینے کا چلنے کا بیخنے کا رفع حاجت کا اور تناول کا طریقہ سب جانوروں سے جدا گاہ ہے۔ اگر ایک دفعہ کھاپی لیتا ہے تو ہفتون کافی رہتا ہے۔ بیخدا عجیب طرح ہے۔

### وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعْتُ (۱۸)

اور آسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے

اور جگہ ارشاد فرمایا:

أَفَلْمُ يَنْظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقُهُمْ كَيْفَ بَنَيْتَهَا وَزَيَّنَهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوج

(50:6)

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا کیسے مزین کیا اور ایک سوراخ نہیں چھوڑا۔

## وَإِلَى الْجَبَالِ كَيْفَ تُصِيبَتْ (۱۹)

اور پہاڑوں کی طرف کس طرح گازدیے گئے ہیں۔

پھر پہاڑوں کو دیکھو کر کیسے گازدیے گئے تاکہ زمین میں ہل نہ سکے اور پہاڑ بھی اپنی گزندگی چھوڑ سکیں؛ پھر اس میں جو بھلاکی اور نفع کی چیزیں پیدا کی ہیں ان پر بھی نظر ڈالو۔

## وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ (۲۰)

اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے

زمین کو دیکھو کہ کس طرح پھیلا کر بچھاوی گئی ہے غرض یہاں ان چیزوں کا ذکر کیا جو قرآن کے مخاطب عربوں کے ہر وقت ٹھیک نظر ہا کرتی ہیں۔

ایک بدھی جو اپنے اوٹ پر سوار ہو کر لکھتا ہے زمین اسکے نیچے ہوتی ہے آسمان اسکے اوپر ہوتا ہے۔ پہاڑ اسکی نکاہوں کے سامنے ہوتے ہیں اور اونٹ پر خود سوار ہے۔ ان باتوں سے خالق کی قدرت کامل اور صنعت ظاہرہ بالکل ہو یہاں (( واضح )) ہے اور صاف ظاہر ہے کہ خالق صانع رب عظیمت عزت والا مالک اور متصرف معبدوں برحق اور اللہ تعالیٰ صرف وہی ہے اسکے سوا کوئی ایسا نہیں جسکے سامنے ہم اپنی عاجزی اور بیشی کا اظہار کریں جسے ہم حاجتوں کے وقت پکاریں جس کا نام جپیں اور جس کے سامنے سر فرم ہوں۔

بخاری مسلم ترمذی نسائی اور مسند احمد میں حدیث ہے حضرت اُنس فرماتے ہیں:

ہمیں بار بار سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا تو ہماری یہ خواہش رہتی تھی کہ باہر کا کوئی شخص آئے وہ سوالات کرے ہم بھی موجود ہوں اور پھر حضورؐ کی زبانی جوابات سنیں۔

چنانچہ ایک دن ایک بادہ نشین آئے اور کہنے لگا۔ اے محمدؐ آپ کے قاصد ہمارے پاس آئے اور ہم سے کہا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے رسول بنایا ہے۔

آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

وہ کہنے لگا بتائیے کس نے آسمان کو پیدا کیا؟

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

کہاں میں کس نے پیدا کی؟

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

کہاں پہاڑوں کو کس نے گازدیا؟ اور ان میں فائدے کی چیزیں کس نے پیدا کیں؟

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

کہا پس آپ کو قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے انسان وزمین پیدا کئے اور ان پیاروں کو کاڑ دیا اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کو اپنارسول ہنا کر بھیجا ہے؟  
آپ نے فرمایا ہاں۔

کہا آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا کہ ہم پر رات دن میں پانچ نمازوں فرض ہیں۔ فرمایا اس نے سچ کہا۔  
کہا اس اللہ تعالیٰ کی آپ کو قسم ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے کہ کیا یہ اللہ کا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔  
کہا آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا کہ ہمارے والوں میں ہم پر زکوٰۃ فرض ہے۔ فرمایا سچ ہے۔  
کہا آپ کو اپنے بھینجے والے اللہ کی قسم کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں۔  
کہا اور آپ کے قاصد نے ہم میں سے طاقت رکھنے والے لوگوں کوچ کا حکم بھی دیا ہے؟  
آپ نے فرمایا ہاں اس نے سچ کہا۔

وہ یہ سن کر یہ کہتا ہوا چل دیا کہ اس اللہ لاثریک کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے نہ میں ان پر کچھ زیادتی کروں  
نہ ان میں کوئی کمی کروں۔

نبی نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو یہ جنت میں داخل ہو گا۔

### فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ (۲۱)

پس تو تصحیح کر دیا کر کیونکہ تو صرف تصحیح کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی! تم تو اللہ کی رسالت کی تبلیغ کیا کر دتم پر صرف بلاش ہے حساب ہمارے ذمہ ہے۔

### لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (۲۲)

تو کچھ ان پر دار و غائبیں ہے

آپ ان پر مسلط نہیں ہیں جس کرنے والے نہیں ہیں ان کے والوں میں آپ ایمان پیدا نہیں کر سکتے۔ آپ انہیں ایمان  
لانے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

رسول اللہ فرماتے ہیں:

أَمْرَتُ أَنْ أُفَاقِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،

فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کروہ لا اله الا الله کہیں جب وہ اسے کہہ لیں تو انہوں نے اپنے جان  
و مال مجھ سے چھالیے مگر حق اسلام کے ساتھ اور انکا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ - لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُسَيْطِرٍ

پھر آیے نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ مسلم ترمذی مسند

إِنَّمَّا تَوَلَّ مِنْ كُفَّارٍ (۲۳)

بال جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر وہ جو من موڑے اور کفر کرے یعنی ن عمل کرے نہ ایمان لائے نہ اقرار کرے جیسے فرمان ہے:

فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَى - وَلَكِنْ كَذَبَ وَتَوَلَّ

(75:31-32)

نہ تو حق بات کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔

فَيَعْذِبُهُ اللَّهُ الْعَذَابُ الْأَكْبَرُ (۲۴)

اسے اللہ تعالیٰ بہت بڑا عذاب دے گا۔

اسی لیے اسے بہت بڑا عذاب ہو گا۔

حضرت ابوالامامہ باوی حضرت خالد بن زید بن معاویہؓ کے پاس گئے تو کہا کہ تم نے نبیؐ سے جو آسان سے آسان حدیث سنی ہوا سے مجھے سناؤ۔ تو آپ نے فرمایا میں نے حضورؐ سے سنا ہے:

تم میں سے ہر ایک جنت میں جائے گا مگر وہ جو اس طرح کی سرکشی کرے جیسے شریروں کا اپنے مالک پر کرتا ہے۔ منہ احمد

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابُهُمْ (۲۵)

بیشک ہماری طرف انکا لوٹنا ہے

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابُهُمْ (۲۶)

پھر بیشک ہمارے ذمہ سے ان سے حساب لیتا۔

ان سب کا لوٹنا ہماری ہی جانب ہے اور پھر تم ان سے حساب لیں گے اور انہیں بدال دیں گے نیکی کا نیک پدھی کا بدھ۔



© Copy Rights:

Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana

Lahore, Pakistan

[www.quran4u.com](http://www.quran4u.com)